الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اللہ اکبر

158

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۰؎
ششماہی ۸؎
سہ ماہی ۱۲/

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

جلد ۲۶	مورخہ ۷ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۸ فروری ۱۹۳۸ء	نمبر ۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ؍ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج صبح اچھی تھی۔ لیکن جامعہ احمدیہ کی طرف سے جو پارٹی آج انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کو دی گئی۔ اس میں حضور کو تقریر فرماتے ہوئے پاؤں میں نقرس کی تکلیف ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ بطور علاج آپ کو مسہل دیا گیا ہے۔ دعائے صحت کی جائے ۔

تحقیقاتی کمیشن کے ممبران حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ جناب غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن۔ جناب راجہ علی محمد صاحب افسر مال جناب ملک غلام محمد صاحب۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب۔ جناب شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر اور جناب چودھری عطا محمد صاحب نائب تحصیلدار نے ۵ فروری کی صبح سے دفاتر کا معائنہ شروع کیا۔ اور ۶ فروری کو بھی اپنے کام میں مشغول رہے۔ آج دو ممبر قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر اور شیخ عبد الحمید صاحب واپس تشریف لے گئے ہیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میری باتوں کو کہانیوں کی طرح مت سنو اٹھو اور تبدیلی پیدا کرو

"یاد رکھو۔ اسلام ایک موت ہے۔ جب تک کوئی شخص نفسانی جذبات پر موت وارد کر کے نئی زندگی نہیں پاتا۔ اور خدا ہی کے ساتھ بولتا چلتا پھرتا سنتا اور دیکھتا نہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہوتا۔ دیکھو! یہ چھوٹی سی بات نہیں۔ اور معمولی امر نہیں۔ کہ اس نے ایک شخص کو بھیجا اور تمہیں آنے والے عذاب سے ڈرایا۔ یہ اس کا بڑا بھاری فضل اور رحمت کا نشان ہے۔ اس کو حقیر مت سمجھو۔ اس کی قدر کرو ۔

مجھے اس شہادت کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ جو میرے ذمہ ہے۔ سنو! مجھے دکھایا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے قہری نشان نازل ہونگے۔ زلزلے آئیں گے۔ اور طاعون کی موتیں ہونگی۔ اس لئے میں تمہیں اس سے پہلے کہ خدا کا عذاب نازل ہو۔ تمہیں اور ہر سننے والے کو متنبہ اور آگاہ کرتا ہوں۔ کہ توبہ کرو۔ ہر شخص جو عذاب سے پہلے توبہ کرتا ہے۔ اور اپنی اصلاح کے لئے تبدیلی کر لیتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کے رحم کا امیدوار ہو سکتا ہے۔

لیکن جب عذاب نازل ہو گیا۔ پھر توبہ کا دروازہ بند ہو گا۔ اس وقت جو امن کی حالت ہے۔ توبہ کرو۔ اور اصلاح کے لئے قدم بڑھاؤ۔ میری باتوں کو اس طرح مت سنو جس طرح پر لڑکے کہانیاں سنا کرتے ہیں اٹھو اور تبدیلیاں کرو۔ جب مصیبت آگئی۔ پھر خواہ کوئی ہزار کہے کہ دعا کرو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ عذاب تو آچکا۔ ہاں اب وقت ہے تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب وہی ہے۔ کہ نماز سے جو اصل دعا ہے۔ قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے۔ اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں۔ بخوبی سمجھ لو۔ کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے۔ جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بتازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسب حال ہو۔ تو ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے

احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کا دورہ

جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے۔ ۴ رفروری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ۵۶ طلباء حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے روحانی فیوض حاصل کرنے کے لئے قادیان آئے۔ اس موقع پر ایسوسی ایشن مختلف کالجوں کے بعض غیر احمدی طلباء کو بھی ساتھ لائی۔ ۵ رفروری بوقت فجر تمام طلباء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار پر دعا کے لئے گئے۔ بعد ازاں ساڑھے دس بجے قادیان کرکٹ کلب کے ساتھ کرکٹ میچ کھیلا۔ قادیان کرکٹ کلب نے ۱۴۹ رنز کیں۔ انٹر کالجیئیٹ ٹیم کے تین کھلاڑی اوٹ اور ۱۷ رنز ہوئی تھیں۔ کہ بارش شروع ہو گئی۔ اس لئے میچ بند کر دیا گیا۔

اسی دن انٹر کالجیئیٹ کا ہائی سکول کے ساتھ فٹ بال میچ ہوا۔ جس میں ہائی سکول جیت گیا۔ ۴½ بجے شام احمدیہ انٹر کالجیئیٹ کی طرف سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ کو دعوت چائے دی گئی۔ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سکرٹری احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن نے ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تقریر فرمائی۔ اور طلباء کو مختلف نصائح کیں۔

۶ رفروری ۱۰ بجے صبح جامعہ احمدیہ قادیان نے اپنے ہوسٹل میں احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کو دعوت چائے دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی شمولیت فرمائی۔ جامعہ احمدیہ کے طلباء نے اس موقع پر ایڈریس پڑھا جس کے جواب میں مرزا منور احمد صاحب نے طلباء جامعہ احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے تقریر فرمائی۔ جو تین گھنٹہ تک جاری رہی۔ اسی دن ۲½ بجے کے قریب احمدیہ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن کا ایک فوری اجلاس حضور کی نصائح اور ہدایات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ طلباء نے حضور کی جملہ نصائح پر عمل کرنے کے لئے مختلف تجاویز پاس کیں۔ اور ان پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔ اس کے بعد شام کو ساڑھے چھ بجے کی گاڑی سے یہ وفد لاہور واپس روانہ ہو گیا۔

ایف سی کالج لاہور کی ہاکی ٹیم قادیان میں

قادیان ۶ رفروری آج ایف سی کالج لاہور کی ہاکی ٹیم قادیان آئی۔ اگرچہ بارش کی وجہ سے کوئی میچ کھیلا نہیں جا سکا۔ تاہم احمدیہ سپورٹس کلب کے زیر اہتمام مہمانوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ سے ملاقات کرائی گئی۔ جملہ مقدس مقامات اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ دکھائے گئے۔ اور ہر ممبر کو تبلیغی لٹریچر پیش کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام ممبر قادیان کے متعلق نہایت اچھا اثر لے کر گئے ہیں۔

درخواستہائے دعا

میرے بھائی عبدالحمید خاں نے کوئٹہ میں ملازمت کیلئے درخواست دی ہوئی ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں ملازمت عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالوحید خاں ۲۔ خاکسار کی صحت و مالی مشکلات و بیوی بچوں کے لئے عزیز ہدایت اللہ و عطاء اللہ کی ملازمت و کامیابی امتحان پبلک سروس کے لئے نیز عزیز فیض عالم خاں ہیڈ کنسٹیبل آسن سول (بنگال) و حکم داد خاں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار رحمت اللہ باغانوالہ از بنگہ ۳۔ مجھے ہاکی کھیلتے وقت سخت چوٹ لگی ہے جس سے ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے احباب دعا صحت کریں۔ خاکسار۔ احمد حسین کاتب الفضل ۴۔ میری اہلیہ صاحبہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سے صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار فیض احمد گجراتی کاتب الفضل

نمائندگانِ مجلس مشاورت کے انتخاب کے متعلق بعض اہم امور

مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے انعقاد کے متعلق میری طرف سے ۲۳ رجنوری ۱۹۳۸ء سے اخبار الفضل میں اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ امسال مجلس مشاورت ایسٹر کی چھٹیوں میں ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۳۸ء کو ہو گی۔ جماعتیں اپنے اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل شرائط کو مدنظر رکھیں۔

۱۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں۔ احمدی جماعتوں کو ایسے لوگوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو واقعہ میں نمائندے کہلا سکیں۔ نمائندے منتخب کرنے میں جماعتیں بہت احتیاط سے کام لیا کریں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض جماعتوں میں سے ایک ایسے شخص کو نمائندہ منتخب کر کے بھیج دیا جاتا ہے۔ جس کی آواز جماعت میں کوئی اثر نہیں رکھتی۔ اس کے متعلق محض یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت فارغ کون ہے۔ پھر خواہ روزانہ مشورہ میں کبھی اس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو اور اس کی رائے کو کچھ وقعت نہ دی جاتی ہو۔ محض اس لئے کہ ہمیں اور کام ہیں۔ اسے مجلس مشاورت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک جماعت کا امیر تو نہیں آتا۔ اور کسی دوسرے کو بھیج دیتا ہے۔ ایسے لوگ نہیں جانتے کہ اس طرح نہ صرف جماعت کے مشوروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے جو نظام مقرر کیا ہے۔ اس کو بھی نقصان پہنچتا ہے اور اس طرح وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو سلسلہ کے مقام کا ادب اور احترام نہیں سمجھتے۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ کسی کو اس مجلس میں نمائندہ بنایا جاتا ہے۔ جو تمام دنیا کے حالات ڈھالنے والی ہے۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا انہیں عزت دینا ہے۔ اور اتنی بڑی عزت دینا ہے۔ کہ اگر ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ہو۔ تو وہ اس مجلس کی ممبری جس نے آئندہ دنیا کو ڈھالنا ہے۔ بہت بڑی عزت سمجھیگا۔ پس احمدی جماعتوں کو نمائندگان کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے اور بہترین آدمی کو منتخب کر کے بھیجنا چاہیئے۔

ہمارے مشورے نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ دیکھو ان نمائندوں پر یہی ذمہ داری کتنی بڑی ہے۔ کہ آئندہ جب خلافت کے انتخاب کا سوال درپیش ہو گا۔ تو مجلس شوریٰ کے ممبروں سے ہی اس کے متعلق رائے لی جائے گی۔ یہ کتنا اہم اور نازک سوال ہے پھر کیوں با اثر لوگوں کو نمائندہ منتخب نہیں کیا جاتا۔ اگر خدا تعالیٰ کی حفاظت نہ ہو تو کتنے خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں۔ ایک شخص جو خود واقف نہ ہو گا۔ کسی شخص کی لسانی یا ظاہری حالت کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے۔ کہ یہی خلیفہ ہو۔ حالانکہ خلافت کیلئے جتنے اوصاف کی ضرورت ہے۔ وہ اس قدر مختلف اور پیچ در پیچ ہیں۔ کہ اگر اس بارہ میں ذرا بھی غفلت سے کام لیا جائے۔ تو جماعت کی تباہی آسکتی ہے۔

۲۔ دوسرا فیصلہ جو اس سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ وہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ احمدیوں میں سے باوجود مرکزی دفتر یا مقامی کارکنان کے سمجھانے کے داڑھی نہ رکھیں۔ ان کو مجلس مشاورت کا نمائندہ نہ بنایا جائے۔

۳۔ جن جماعتوں کے ایسے افراد جن پر چندہ عائد ہو سکتا ہو۔ ایکسو یا اس سے زائد ہوں۔ وہاں سے نمائندہ صرف ایسا شخص ہی مقرر کیا جائے۔ جو با شرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمے کوئی بقایا نہ ہو۔

شہری جماعتوں کا بقایا دار وہ شخص سمجھا جائیگا۔ جس کے ذمے تین ماہ سے زائد چندہ واجب الادا ہو۔ اور دیہاتی جماعتوں کا بقایا دار جس کے ذمہ ایک سال سے زائد کا چندہ واجب الادا ہو بجز اس کے کہ اس نے بقایا کے متعلق نظارت بیت المال سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ ذوالحجہ ۱۳۵۶ھ

ہندو مسلم مفاہمت

کیا کانگرس راہِ راست پر آ رہی ہے؟

خوشی کی بات ہے۔ کہ فرقہ وار مسئلہ کے حل کے لئے کانگرس آہستہ آہستہ اسی راستہ کی طرف آ رہی ہے۔ جس پر گامزن ہونے کا ہم نے اسے مشورہ دیا تھا۔ ہم نے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کے اس بیان پر جو انہوں نے کچھ عرصہ ہوا۔ بمبئی میں دیا تھا۔ اور جس میں ان کی طرف سے فرقہ وار سمجھوتہ کے لئے آمادگی کا اظہار کیا گیا تھا۔ تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ ایسے اہم معاملات اخباری بیانات کے ذریعہ طے نہیں ہو سکتے۔ ان کے تصفیہ کی مناسب صورت یہی ہے۔ کہ کانگرس باقاعدہ طور پر مسلمانوں کے مسلمہ نمائندوں سے گفت و شنید کر کے ایک معاہدہ مرتب کرے۔ جس میں انہیں مذہبی آزادی سیاسی حقوق۔ تمدن اور زبان کی حفاظت کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں اطمینان دلایا گیا ہو۔

واردھا گنج سے جہاں چند دنوں سے کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہو رہا ہے جو تازہ اطلاع آئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو مسلم سوال کے حل کے لئے کانگرس کی طرف سے داغ بیل ڈالنے کا اقدام کیا گیا ہے۔ چنانچہ بیان کیا گیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو۔ مسٹر سوبھاش چندر بوس۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مسٹر ولبھ بھائی پٹیل اور مسز سروجنی نیڈو نے گاندھی جی سے ملاقات کر کے اس صورت حالات کی روشنی میں جو پنڈت جواہر لال کے بیانِ بمبئی اور مسٹر جناح کے جواب کے بعد پیدا ہو گئی ہے۔ ان سے ہندو مسلم مفاہمت کے سوال پر گفتگو کی۔ مولانا ابو الکلام آزاد نے جو کچھ عرصہ سے مسلمانوں کے مختلف طبقات کے خیالات و افکار کا مطالعہ کرنے میں مصروف رہے ہیں۔ گاندھی جی اور اپنے دوسرے کانگرسی رفقاء کو اپنے تاثرات سے آگاہ کیا۔ اس بحث و گفتگو کے نتیجہ میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا۔ کہ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو صدر کانگرس کی حیثیت میں فی الفور مسٹر جناح کے نام ایک خط ارسال کریں۔ جس میں انہیں لکھا جائے۔ کہ وہ مسلم لیگ کے مطالبات کو واضح اور معین طور پر پیش کریں۔ نیز انہیں یقین دلایا جائے۔ کہ کانگرس سمجھوتہ کی غرض سے تمام معقول تجاویز پر ان کے ساتھ بحث و تمحیص کرنے کے لئے تیار ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی بھی عنقریب مسٹر جناح کے نام اسی قسم کا ایک خط روانہ کریں گے۔

کانگرس کا اکثریت میں ہونے کے لحاظ سے شروع سے ہی یہ فرض تھا۔ کہ وہ مسلمانوں سے ان کے مطالبات معلوم کر کے ان سے ایک معاہدہ مرتب کرتی۔ اور انہیں یقین دلاتی۔ کہ آزاد ہندوستان میں ان کے مذہبی سیاسی اور تمدنی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی جائے گی۔ غنیمت ہے۔ کہ آخر اس نے یہ راہِ راست اختیار کرنے کی طرف توجہ کی ہے۔

ہم کانگرسی لیڈروں کے موجودہ اقدام کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ کہہ دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں تنگ نظر اور فرقہ پرست ہندوؤں کے شور و غوغا سے قطعاً متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے مسلمانوں کے مطالبات کو سننے اور ان پر غور کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اگر مسلمانوں کے جائز اور معقول مطالبات معلوم ہونے پر انہوں نے کوئی حیل و حجت کی۔ یا انہیں کسی رنگ میں ٹالنے کی کوشش کی۔ تو یہ ایسی بات ہو گی۔ جس سے ہمیشہ کے لئے کانگرس کا اعتماد جاتا رہے گا۔ اور پھر کبھی بھی فرقہ وار مفاہمت کی صورت پیدا نہیں ہو سکے گی۔

اس ضمن میں ہم آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی جناح کو بھی مشورہ دیتے ہیں۔ کہ کانگرس کے سامنے مسلمانوں کے مطالبات پیش کرنے سے پہلے وہ مسلمانوں کی صائب الرائے نمائندہ جماعتوں سے مشورہ لیں۔ تاکہ جو مطالبات پیش ہوں۔ ان کے متعلق زیادہ سے زیادہ اتحاد اور ہم آہنگی کا ثبوت دیا جائے۔

مسلمان مذہبی آزادی کو سیاسی حقوق سے بھی زیادہ قیمتی سمجھتے ہیں۔ پس یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ کوئی فرقہ وار سمجھوتہ اس وقت تک ہرگز مضبوط۔ اور پائیدار نہیں ہو سکتا۔ جب تک غیر مبہم طور پر مذہبی تبلیغ اور تبدیلی مذہب کی آزادی کو اس کے بنیادی اصل کے طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ علاوہ ازیں سیاسی حقوق زبان اور تمدن کی حفاظت کے متعلق اطمینان حاصل کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اور اس بارے میں جو تجاویز پیش کی جائیں وہ بھی مناسب غور و خوض کے بعد متحدہ طور پر پیش ہونی چاہئیں۔

فیڈریشن اور کانگرس

کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنے اجلاس واردھا میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی مجوزہ فیڈرل سکیم کے خلاف ریزولیوشن پاس کر کے اس کے متعلق دوبارہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور صوبائی کانگرس کمیٹیوں۔ صوبائی حکومتوں۔ اور پبلک سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ فیڈریشن کے نفاذ کو روکیں۔ نیز کانگرسی وزارتوں سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اس کے نفاذ کے لئے حکومت سے تعاون نہ کریں۔ غیر معمولی حالات پیدا ہو جانے کی صورت میں ورکنگ کمیٹی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو اختیار دیا ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں جو کارروائی مناسب سمجھے۔ عمل میں لائے۔

کانگرس کے صدر منتخب مسٹر سبھاش چندر بوس نے بھی اپنے اس فیصلہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ کانگرس ان کے زمانہ صدارت کے دوران میں مجوزہ فیڈریشن کے نفاذ کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ اور اگر ضرورت پیش آئی۔ تو غیر متشددانہ عدم تعاون سے بھی گریز نہیں کیا جائے گا۔

مجوزہ فیڈرل سکیم میں بلاشبہ بعض اصولی نقائص پائے جاتے ہیں۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اس کا نفاذ ہندوستان میں متحدہ قومیت کے قیام میں روک ثابت ہو گا۔ اگر کانگرس اس کے نفاذ کو ناممکن العمل بنانے میں کامیاب ہو گئی۔ یا اس نے حکومتِ برطانیہ کو مجبور کر دیا۔ کہ وہ اس میں ہندوستانیوں کی خواہشات کے مطابق ترمیم کرے۔ تو یقیناً یہ اس کا ایک بڑا کارنامہ ہو گا۔

ہٹلر کا نیا اقدام

جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے ایک اعلان کے ذریعہ ملک کی مسلح افواج کی قیادت کلیتہً اپنے ہاتھ میں لے لی ہے۔ فیلڈ مارشل فان بلومبرگ جو وزیر جنگ اور جرمنی افواج کے کمانڈر انچیف تھے۔ اب ان فرائض سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ ہر فان ربن ٹراپ سفیر جرمنی متعینہ لنڈن کو وزیر خارجہ بنا دیا گیا ہے۔ ایک نئی خفیہ کیبنٹ کونسل بنائی گئی ہے۔ جس کا کام یہ ہو گا۔ کہ وہ تمام سیاسی اور غیر ملکی مسائل کے متعلق ہر ہٹلر کو مشورہ دے۔

تمام اختیارات حکومت کو ایک ہاتھ میں جمع کر لینے کا یہ اقدام خود اہل جرمنی کے لئے حیران کن ہے۔ جرمنی کے نظام حکومت میں اس تبدیلی سے نازی پارٹی کو بہت تقویت پہونچی ہے۔ خفیہ کیبنٹ کونسل کے قیام کا مقصد یہ ہے۔ کہ فوج کو نازی پارٹی کا ایک اہم بازو بنایا جائے۔ اور ہر ہٹلر کو اپنے ارادوں کی تکمیل کے لئے کھلی راہ دیدی جائے۔ اندرونی طور پر اس اقدام کے اثرات خواہ کچھ ہوں۔ لیکن ضرور ہے...

اظہار حقیقت

یعنی

شیخ مصری صاحب کے اشتہار "بڑا بول" کا جواب

مقامِ او مبیں از راہِ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند (الہام حضرت مسیح موعود)

خلیفہ کا مقام

نبی کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے خلفاء راشدین کے ذریعہ ان انوار اور برکات کو قائم اور جاری رکھتا ہے جو نبی کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ خلفاء سے تعلق رکھنے والے ان برکات سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اور خلفاء سے قطع تعلق کر کے مخالفت پر کمربستہ ہونے والے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں۔ اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس واسطے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ چاہا۔ کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو۔ کیونکہ خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتا ہے"۔ (شہادۃ القرآن ص۵۷)

شیخ مصری کا مذہب

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری جب تک خلافت ثانیہ سے وابستہ تھے خلافت کے اس مقام کو مانتے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے متعلق یہی عقیدہ ظاہر کرتے تھے چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کا غور سے مطالعہ کریں ۔

غرض رکھتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش جاتی ہے
اور جس کو خدا عزت دیتا ہے۔ اس کو بندے ہرگز نہیں گرا سکتے۔ پس آپ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی عزت کو گھٹاتے ہیں ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھتے رہے ہیں۔ اس لئے آپ سمجھ لیں۔ کہ یہ عزت خدا کی طرف سے ملی ہے۔ اور مقابلہ سے توبہ کر کے حضور کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ تاکہ آپ بھی ان برکات سے حصہ لے سکیں۔ جو حضور کے شامل حال ہیں"۔ (الفضل ۲۱ر دسمبر ۱۹۲۲ء)

لیکن جب سے شیخ صاحب جماعت احمدیہ سے الگ ہوئے ہیں۔ آپ کو عجیب و غریب باتیں سوجھتی ہیں۔ اور آپ نہایت پُرفریب چالوں سے منصب خلافت کو گرانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کا اشتہار "بڑا بول" اس پر شاہد ہے۔

حضرت امیر المومنین کا ایک خطبہ اور شیخ صاحب کا اعتراض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے خدائی تائید و نصرت پر توکل اور شانِ خلافت موعودہ کا اظہار کرتے ہوئے ایک خطبہ میں فرمایا:-

"مجھے یقین ہے خدا کے وعدوں پر۔ مجھے یقین ہے خدا کی نصرتوں پر۔ اور مجھے یقین ہے کہ ہر وہ شخص جو سچے دل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ نہیں مریگا۔ جب تک میری بیعت میں داخل نہ ہولے۔ اور مجھے یہ بھی یقین ہے کہ جو شخص مجھے چھوڑتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑتا ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چھوڑتا ہے وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑتا ہے اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑتا ہے۔ وہ خدا کو چھوڑتا ہے۔ میں اس یقین پر قائم ہوں۔ قرآن مجید کے ماتحت۔ میں اس یقین پر قائم ہوں حدیث کے ماتحت۔ میں اس یقین پر قائم ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ماتحت۔ میں اس یقین پر قائم ہوں ان رؤیا کشوف اور الہامات کے ماتحت جو مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوئے۔ اور میں اس یقین پر قائم ہوں۔ خدا تعالیٰ کی ان کھلی کھلی تائیدات کے ماتحت جو ہر وقت میرے شامل حال ہیں"۔ (الفضل ۲۰ر نومبر ۱۹۳۷ء)

شیخ مصری آج اس بصیرت افروز حقیقت کے ذکر پر جو شریعت اسلامیہ کے عین مطابق ہے۔ اور جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ گزشتہ ۲۴-۲۵ سال میں بکرات و مرات بیان فرما چکے ہیں چیں بجبیں ہو کر مغرورانہ لہجہ میں اسے تعلّی۔ غلو۔ بڑا بول اور "کذب" قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"شریعت اسلامی ایک ننگی تلوار ہے جو ہمیں اس عقیدے پر ایمان لانے سے روک رہی ہے۔ ان کا یہ یقین نہ صرف یہ کہ شریعت اسلامی کے سراسر خلاف ہے بلکہ واقعات کے بھی خلاف ہے"۔

شیخ صاحب نے اپنے اتنے بڑے دعوے پر شریعت اسلامیہ کی کوئی ایک نص پیش نہیں کی۔ نہ قرآن مجید کی آیت اور نہ حدیث نبوی کا ذکر کیا ہے۔ گویا وہ چاہتے ہیں۔ کہ لوگ شیخ مصری کے قول اور ان کے بے بنیاد دعوی کو ہی "شریعت کی ننگی تلوار" یقین کریں اور اپنے ایمان کو ضائع کر دیں مگر ان کی یہ خواہش کبھی پوری نہ ہوگی۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کا فیصلہ

نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اس بات پر قطعیۃ الدلالت ہیں کہ خلیفۂ وقت کا مخالف اور اس کا مقابلہ کرنیوالا درحقیقت نبی پر بھی سچا ایمان نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ کہ اے مومنو! اللہ اور رسول اور خلفاء اور حکام کی اطاعت کرو۔ آیت استخلاف میں (ہم بریکٹ ہاں! تمام خلیفے خدا ہی بناتا ہے") ہم ثابت کر چکے ہیں۔ کہ دوسری خلافت بھی آیت استخلاف کا مصداق ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (نور ع۷) کہ خلفاء کے منکر فاسق ہیں۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ فاسق رسول پر سچا ایمان رکھنے والا ہوتا ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا:-

"من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی" (بخاری و مسلم) ترجمہ: جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس نے خلیفۂ وقت کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے خلیفۂ وقت کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

ناظرین! میرا خیال ہے۔ شیخ صاحب کی انانیت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد پر بھی (کہ میرے خلیفہ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ اور میری نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے) جوش مارتی ہوئی کہہ دیگی کہ:-

"شریعت اسلامی ایک ننگی تلوار ہے جو ہمیں اس عقیدے پر ایمان لانے سے روک رہی ہے"۔ لیکن کیا یہ مومنانہ شیوہ ہے؟ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم و محدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ" (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۳۰)

اے لوگو! جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہیگا وہ بہت اختلاف دیکھیگا تمہارا فرض ہے۔ کہ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو اختیار کرو اور مضبوطی سے اسپر قائم ہو جاؤ۔ اور خبردار محدثات الامور (جیسا کہ شیخ مصری صاحب نئی نئی باتیں خلاف اسلام بنا رہے ہیں) سے بچتے رہنا کیونکہ ہر بات جو میری اور میرے خلفاء کی سنت سے ثابت نہ ہو وہ بدعت ہے۔ اور ہر بدعت کھلی گمراہی ہے۔

کیا اس حدیث نبویؐ کا صاف یہ مطلب نہیں۔ کہ خلفائے راشدین کے طریق کو چھوڑنے والا ان کی خلافت کا منکر اور مقابلہ کرنے والا در اصل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی سچا ایمان نہیں رکھتا؟ صحیح مسلم کی روایت میں ہے:۔

من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة۔ کہ جو شخص مرجائے اور اس نے خلیفۂ وقت کی بیعت نہ کی ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲۰)

جامع ترمذی اور مسند احمد میں آتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بالشت برابر بھی جماعت سے الگ ہوتا ہے۔ یعنی امام اور خلیفہ کی بیعت سے روگردانی کرتا ہے۔ اور اس کی مخالفت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ اس نے اسلام کے جوا کو اپنی گردن سے اُتار دیا۔ خواہ وہ روزے بھی رکھے۔ اور نماز بھی پڑھے۔ اور یہ بھی کہتا پھرے۔ کہ میں مخلص مسلمان ہوں:۔

آیاتِ قرآن مجید اور بیسیوں احادیث صریحہ کے باوجود اگر شیخ مصری صاحب کو "شریعتِ اسلامیہ کی ننگی تلوار" اس عقیدہ پر ایمان لانے سے روک رہی ہو۔ تو وہ شریعت اسلامیہ ان کی خود ساختہ اور وہ تلوار ان کی اپنی ایجاد کردہ ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ شیطان ان کو ان کی خلافت ثانیہ سے برگشتگی مزین کرکے دکھا رہا ہے:۔

شیخ مصری کا غیر معقول سوال

شیخ مصری صاحب پوچھتے ہیں:۔ "کیا جناب خلیفہ صاحب بتا سکتے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد قوم کی طرف سے منتخب شدہ خلفاء میں سے کسی خلیفہ نے کبھی ایسا دعوےٰ کیا ہو۔ کہ جو شخص ان کی بیعت میں داخل نہ ہو۔ وہ سچے دل سے نبی پر ایمان لانے والا نہیں۔ اور جو شخص انہیں چھوڑتا ہے۔ وہ خدا کو چھوڑنے والا ہوتا ہے؟"

شریعتِ اسلامیہ کی نصوصِ صریحہ کی موجودگی میں یہ سوال ہی غیر معقول ہے۔ جب اسلام نے خلیفہ کو یہ مقام بخشا ہے۔ کہ اس کی اطاعت خدا اور رسول کی اطاعت ہے۔ اور اس کی نافرمانی خدا اور رسول کی نافرمانی ہے۔ تو اس سوال کا کیا مطلب؟ کیا خلفاء یہ کہا کرتے تھے۔ کہ لوگو! تم ہماری بیعت نہ کرو۔ کیونکہ نبی پر سچا ایمان لانے والے کی یہی علامت ہے، کہ وہ اس کے خلیفہ کو نہ مانے؟ پس شیخ صاحب کا سوال ہی غلط ہے۔ لیکن ہم جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے حضراتِ خلفاء ابوبکرؓ نیز سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہم کے اپنے بیان کے متعلق بعض اقوال پیش کرتے ہیں:۔

حضرت ابوبکرؓ کے مخالف مرتد تھے

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: "فلما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی زکوٰة فقال ابو بکر لو منعونی عقالا لجاهدتهم علیه" کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ تو عرب مرتد ہوگئے۔ کیونکہ وہ کہتے تھے۔ کہ ہم زکوٰۃ نہ دیں گے۔ (حضرت عمرؓ نے اس جگہ ان مسلمان کہلانے والوں کو مرتد قرار دیا ہے۔ جنہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت نہ کی۔ اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا) تب حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ کہ اگر یہ لوگ ایک رسی بھی روکیں گے۔ تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ اور ان کو قتل کر دوں گا۔" (مشکوٰۃ ص ۵۵۶)

حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کو مستحق جہاد سمجھتے تھے۔ جنہوں نے آپ کی بیعت سے انکار کر دیا۔ کیا سچے مومنوں سے بھی جہاد کا حکم ہے؟

حضرت عمرؓ کا دشمن رسول اللہ کا دشمن ہے

طبرانی میں ابوسعید خدری سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب عمر فقد احبنی" کہ جس شخص نے حضرت عمرؓ سے دشمنی کی۔ اس نے مجھ سے دشمنی کی۔ اور جس نے حضرت عمرؓ سے محبت کی۔ اس نے مجھ سے محبت کی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۸۱)

حضرت عثمانؓ کی معزولی کا مطالبہ کرنے والے پکے منافق تھے

حضرت عثمانؓ کی معزولی کا سوال اٹھانے والے شیخ مصری کے نزدیک پکے اور سچے مسلمان تھے اور ان کا عمل قابل تقلید ہے۔ مگر حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا: "یا عثمان انه لعل الله یقمصك قمیصا فان ارادك المنافقون علی خلعه فلا تخلعه حتی تلقانی" کہ اے عثمان! عنقریب خدا تجھ کو خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمائیگا۔ اگر منافق تجھے خلافت سے معزول کرنا چاہیں۔ تو ہرگز قبول نہ کرنا۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۱)

دیکھئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت صفائی سے ان تمام لوگوں کو منافق قرار دیا ہے۔ جو حضرت عثمانؓ کو خلافت سے معزول کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ کیا منافق رسول اور خدا پر سچا ایمان رکھتا ہے؟ یہ ایک فیصلہ کن حوالہ ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ کسی مومن نے حضرت عثمانؓ کی معزولی کا مطالبہ نہ کیا تھا۔ بلکہ وہ سب منافق تھے اسی طرح آج بھی کوئی مومن سچا ایماندار خلیفۂ وقت کی معزولی کا مطالبہ نہیں کر سکتا بلکہ منافقین ہی یہ مطالبہ کر رہے ہیں:۔

حضرت علیؓ سے دشمنی کرنیوالے منافق تھے

صحیح مسلم میں ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا: "والذی فلق الحبة وبرا النسمة انه لعهد النبی الامی صلی الله علیه وسلم الیّ ان لا یحبنی الا مؤمن ولا یبغضنی الا منافق" ترجمہ:۔ بخدا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکیداً فرمایا تھا۔ کہ مجھ سے نہیں محبت کریں گے۔ مگر مومن۔ اور مجھ سے بغض نہیں رکھیں گے۔ مگر منافق:۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۳)

دوسری حدیث میں ہے:۔ "من احب علیا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله ومن ابغض علیا فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض الله۔" کہ جس نے حضرت علیؓ سے محبت کی۔ اس نے مجھ سے محبت کی۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی۔ اس نے اللہ سے محبت کی۔ جس نے حضرت علیؓ سے بغض رکھا۔ اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اور جس نے مجھ سے بغض رکھا۔ اس نے خدا تعالےٰ سے بغض رکھا:۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۱۶)

غدیر خم پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی:۔

"اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔" (رواہ احمد)

اے خدا جو حضرت علیؓ کے دوست ہوں۔ تو ان کا دوست بن۔ اور جو اس کے دشمن ہوں۔ تو ان کا دشمن ہو:۔

حضرت علیؓ کے مخالف باغی و طاغی تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے:۔

"والحق ان الحق کان مع المرتضیٰ ومن قاتله فی وقته فبغیٰ وطغیٰ" (سر الخلافت ص ۳۰)

ترجمہ:۔ سچ یہی ہے۔ کہ حق حضرت علی مرتضیٰ رضؓ کی طرف ہی تھا۔ اور جس نے بھی ان کے وقت میں ان سے جنگ کی۔ وہ یقیناً بغاوت کرنے والا اور سرکش طاغی تھا:۔

خلیفہ کے نافرمانوں کے متعلق حضرت خلیفۂ اولؓ کا فتویٰ

حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے:۔

(الف) "یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہونچی۔ رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا۔ خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔" (بدر ۴ جولائی ۱۹۱۲ء)

(ب) "مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں۔ اور نہ کسی میں طاقت ہے۔ کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے۔ تو یاد رکھو۔ میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں۔ جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزائیں دیں گے۔" (بدر ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

گویا آپ نے خلیفۂ وقت کی مخالفت کرنے والوں کو جھوٹے۔ فاسق اور مرتدوں کی طرح بلکہ ابلیس قرار دیا ہے۔ شیخ صاحب ہی بتلائیں کہ کیا ایسے اشخاص اللہ کو چھوڑنے والے نہیں ہیں؟

پس اگر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ جنہیں اللہ تعالٰے نے پیشگوئیوں کے مطابق خود مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر قرار دیا۔ اور اپنے الہام سے مشرف فرمایا۔ یہ فرمائیں کہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ او رمجھ سے عداوت رکھتا ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو چھوڑتا ہے الخ تو اس میں تعجب کیوں ہے؟ اور کیوں شیخ مصری صاحب کے سامنے "شریعت اسلامیہ کی ننگی تلوار" آجاتی ہے؟

خلیفہ کا انکار فسق وبغی ہے

شیخ صاحب لکھتے ہیں:۔

"دسمبر ۱۹۱۵ء میں تو ہمارے موجودہ خلیفہ صاحب کا بھی یہ اعتقاد نہ تھا۔ کہ ان کے انکار سے ایمان ضائع ہو جاتا ہے جیسا کہ آپ تشحیذ الاذہان کے پرچہ بابت دسمبر ۱۹۱۵ء میں ایک شخص کو اس کے سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں "باقی میرے انکار کے متعلق جو آپ نے دریافت کیا ہے۔ میں تو بارہا بتا چکا ہوں۔ کہ خلیفہ کے انکار سے ایمان نہیں جاتا...... اسی طرح دوسرے صحابی حضرت علی رضؓ یا حضرت عثمان رضؓ کے وقت میں منکرِ خلافت نہ تھے۔ بلکہ ایک خلیفہ کے بارے میں جھگڑا تھا۔ یا اس سے چند مطالبات تھے"۔

اس حوالہ کے جس حصہ کو حذف کر کے شیخ مصری صاحب نے نقطے ڈالدئے ہیں وہی اس کے مضمون کو حل کرنیوالا ہے۔ وہ یہ فقرات ہیں:۔

"مولوی محمد علی صاحب کو احمدی کہتا ہوں۔ ان سے ارادت رکھنے والا بھی سلسلہ احمدیہ سے خارج نہیں مگر فسق وبغی کا فتوٰے ضرور ہے۔ سعد بن عبادہ کا قصور ان سے بہت کم ہے۔ وہ حکم خلافت کے باغی نہ تھے۔ انہوں نے صرف بیعت نہیں کی۔ مگر احکام خلافت کی اطاعت کرتے رہے۔ اور خاموش رہے۔ جب اپنے وجود کو فتنہ سمجھا تو چلے گئے"۔

اس ساری عبارت کا مطلب صاف ہے۔ کہ خلیفہ کا انکار کرنے والا کافر نہیں۔ ہاں فاسق اور باغی ضرور ہے۔ اب فرمائیے کیا یہی وہ بات نہیں۔ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے خطبہ (الفضل ۲۰ نومبر) میں ذکر فرمائی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان رکھنے والے کو مرنے سے پیشتر میری بیعت کی توفیق مل جائیگی؟ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر سچا ایمان رکھنے والا فاسق ہو سکتا ہے؟ شیخ صاحب نے عبارت کا ایک حصہ حذف کر کے مغالطہ دینا چاہا تھا۔ مگر اللہ تعالٰے نے ان کی پردہ دری کر دی۔ کیا اس قسم کے ادنٰے افعال کا مرتکب بھی روحانیت کا مدعی ہو سکتا ہے؟

صحابہ اور خلیفۂ وقت کی اطاعت

شیخ مصری صاحب اس وہم میں بھی مبتلا ہیں۔ کہ میں چونکہ صحابی ہوں۔ اس لئے اب جو چاہوں کروں۔ حالانکہ انہیں معلوم ہونا چاہئیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن کچھ لوگ جہنم کی طرف لیجائے جائیں گے میں کہوں گا یا رب اصحابی اِنَّ ھٰذا یہ تو میرے صحابی ہیں۔ اللہ تعالٰے فرمائے گا اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ کہ تجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے تیرے بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کر کے فتنے پیدا کئے تھے (البخاری)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں "میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں۔ کہ نیک ظنی کا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں اور ایک کمزور بچہ کیطرح ہر ایک ابتلاء کے وقت ٹھوکر کھاتے ہیں۔ اور بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف پس میں کیونکر کہوں کہ وہ حقیقی طور پر بیعت میں داخل ہیں۔ مجھے وقتاً فوقتاً ایسے آدمیوں کا علم بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اذن نہیں دیا جاتا۔ کہ ان کو مطلع کروں۔ کئی چھوٹے ہیں۔ جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائینگے۔ پس مقام خوف ہے"۔ (براہین پنجم صفحہ ۹)

بیشک صحابی ہونا قابل فخر امر ہے۔ مگر اسی وقت تک کہ نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ وابستگی رہے۔ نظام کو برباد کرنیوالا جماعت میں تفرقہ انداز۔ خلیفۂ وقت کا دشمن اور لختِ جگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ناپاک بہتان باندھنے والا اگر صحابی بھی کہلاتا تھا۔ تو وہ یقیناً اسی قسم میں داخل ہے۔ جس کا ذکر حدیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت میں اوپر ہو چکا ہے۔ نبی کے بعد خلافت کامل الایمان لوگوں کا معیار رہی ہے۔ جو اس وقت نفاق سے کام لیتا ہے۔ وہ اپنے مرتبہ سے گر جاتا ہے۔ اور صحابہ اس سے مستثنٰی نہیں۔ چنانچہ جس کسی مخلص صحابی نے غلطی سے سیاسی طور پر کسی خلیفۂ وقت سے اختلاف کیا اسے بعد ازاں ندامت ہوئی۔ اور اس نے توبہ کی۔ تاہم کسی نے عداوت کا وہ رنگ اور تخریب سلسلہ کا وہ طریق ہرگز اختیار نہیں کیا۔ جو آج شیخ مصری صاحب اختیار کر رہے ہیں۔

واقعات کی شہادت

واقعات کی رو سے خلافت ثانیہ کے ۲۵ سالہ دور کے مخالفین پر ہی شیخ صاحب نگاہ دوڑائیں۔ کیا اہل پیغام میں بعض صحابی نہ تھے۔ کیا اب وہ مصری صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان رکھتے ہیں؟ حضور کو نبی اور آپ کے منکرین کو کافر کہتے ہیں۔ جیسا کہ مصری صاحب نے اپنا عقیدہ ظاہر کیا ہے؟ پھر کیا مستریوں کا حال آپ کو معلوم نہیں؟ آپ کہتے ہیں۔ کہ میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچے دل سے ایمان رکھتا ہوں۔ مگر واقعات بتلاتے ہیں۔ کہ آپ دشمنانِ احمدیت کی گود میں جا رہے ہیں۔ اور بدترین دشمن کی طرح تخریبِ سلسلہ کے درپے ہیں۔ حالانکہ ابھی آپ کو خلافت ثانیہ سے الگ ہوئے چند ماہ ہی گزرے ہیں۔ کیا وہ شخص جو صدہا الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے خلاف حضور کے خاندان پر الزام لگائے جماعت میں دہریوں کی بہتات بتائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سچا ایمان لانے والا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں

تفسیر نویسی میں دعوت مقابلہ

شیخ صاحب کا دعوٰی ہے کہ بیعت سے علیحدگی کے بعد میری روحانیت میں ترقی ہوئی ہے۔ حالانکہ آپ کے متعدد جھوٹ تو ہمارے مشاہدہ میں بھی آچکے ہیں۔ ہاں اگر آپ میں روحانیت ہے۔ استدراج نہیں تو آئیے فیصلہ آسان ہے۔ قرآن مجید کے معارف روحانی اور پاکیزہ لوگوں پر ہی کھلتے ہیں۔ تفسیر نویسی میں مجھ ناچیز سے ہی مقابلہ کر لیں۔ سیدنا نورالدین اعظم رضؓ نے آپ کو مصر میں لکھا تھا۔

"تمہیں وہاں سے کسی شخص سے قرآن پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ جب تم واپس قادیان آؤگے۔ تو ہمارا علم قرآن پہلے سے بھی انشاء اللہ تعالٰے بڑھا ہوا ہو گا۔ اور اگر ہم نہ ہوئے تو میاں محمود سے قرآن پڑھ لینا"۔

(الفضل یکم اپریل ۱۹۱۴ء)

آئیے اب سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ کے ایک ادنیٰ کفش بردار سے ہی تفسیر قرآن کے میدان میں مقابلہ کر لیں۔ چاہیں تو عربی زبان میں تفسیر نویسی کر لیں اگر آپ گند اچھالنے کی بجائے اس بہتر طریق سے فیصلہ کرنا چاہیں۔ تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ وہ خدا جس نے ہمارے مقدس امام سے جَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ آپ کو اس مقابلہ میں بھی ذلیل ورسوا کرے گا۔ انشاء اللہ۔

مصری صاحب کا الزام خدا پر ہے

مصری صاحب وسوسہ اندازی کے طور پر لکھتے ہیں:۔

"اگر یہ خلیفہ نہ ہوتے۔ تو جماعت اس وقت تک ہزاروں گنا زیادہ ترقی کر چکی ہوتی۔ اور اس ربع صدی میں جو ان کی خلافت کا زمانہ ہے۔ احمدیت دنیا کے بیشتر حصہ کا مذہب بن چکی ہوتی"۔

یقیناً ہر خلیفۂ برحق کے زمانہ میں منافق اسی قسم کی باتیں کہا کرتے ہیں۔ غیر مبایعین حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے مقابلہ میں یہی کہتے ہوئے کھڑے ہوئے تھے۔ کہ ہمارے طریق اور عقائد سے ترقی زیادہ ہوگی۔ مگر ان کا کیا حال ہوا؟ احمدیت کو جو ترقی اللہ تعالٰے کے فضل سے خلافت ثانیہ میں حاصل ہوئی ہے وہ بنظیر ہے دوست دشمن کو اس کا اعتراف ہے احمدیت کے صحیح عقائد کو جس مضبوطی سے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے راسخ کیا ہے اسی کا نتیجہ ہے کہ مصری صاحب ابھی تک نبوت اور خلافت کے قائل نظر آتے ہیں۔ اگر پہلے مخالفین نہیں کر سکے

نقل مطابق اصل

تو اب شیخ مصری صاحب ہی خلافت ثانیہ کی ترقی کا مقابلہ کر دکھائیں۔ دنیا دیکھے گی کہ مصری صاحب احمدیت کو کہاں تک پھیلاتے ہیں اور کتنے غیر احمدیوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل کرتے ہیں۔ اس قسم کی شیخی اور تفرقہ اندازی کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل الفاظ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ فرمایا۔

"ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگیں گی۔ جس نے مجھے خلیفہ بنایا" (بدر ۱۱ر جولائی ۱۲ء)

اگر شیخ صاحب کی بات سچ ہے۔ تو اس کا الزام کس پر آتا ہے؟ کیا خدا پر نہیں؟ پس شیخ صاحب کا بیان غلط اور محض وہم ہے۔

خلافت ثانیہ کے مخالفین کے منافق ہونے کا قطعی فیصلہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہشتی مقبرہ (جس میں صرف بہشتی ہی مدفون ہو سکتے ہیں) کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

"میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو۔ اس کو ان شرائط کی پابندی لازم ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا" الوصیت

پس حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد قطعی طور پر جنتی ہے۔ کیا شیخ مصری صاحب اسکو مانتے ہیں؟ اگر مانتے ہیں تو اہل جنت پر اتہام لگانے والا انہیں ناپاک بتانے والا کس نام کا مستحق ہے؟ اور اگر مصری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر اولاد کو جنتی نہیں مانتے ان کے جنتی ہونے پر معترض ہیں۔ تو الوصیت کے فتویٰ کی رو سے یقیناً منافق ہیں۔ شیخ صاحب کی موجودہ حالت میں دلخراشتے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کٹا ہوا بتاتے ہیں۔ وہ ہزار بار امنا باللہ وبالیوم الآخر کہتے رہیں۔ مگر خدا کا کلام اور اس کی فعلی شہادت انہیں وما ھم بمؤمنین قرار دے رہی ہے۔ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ خاکسار

ابو العطاء جالندھری۔

امیر غیر مبائعین "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نقش قدم پر"

تحریک جدید کی نقل

(۲)

ایک گزشتہ اشاعت میں یہ ذکر آچکا ہے کہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کو جاری کیا۔ تو اس کی کامیابی اور ترقی کو دیکھ کر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے اس پر نکتہ چینیاں اور اعتراض کرنے شروع کر دیئے اور انہیں یہ امر نہایت ہی ناگوار گذرا کہ تحریک جدید کے ذریعہ قادیان اور جماعت احمدیہ کی اقتصادی حالت درست ہوگی۔ مختلف قسم کے کارخانوں کے اجراء سے جماعت میں بیکاری کا انسداد ہوگا۔ اور یتامیٰ و مساکین کی امداد ہوگی۔ بیرونی ممالک میں نوجوانوں کے جانے سے اشاعت اسلام ہوگی۔ سادہ زندگی بسر کرنے سے اخلاق درست ہوں گے اور سینما۔ سرکس وغیرہ تماشوں سے کنارہ کش رہنے سے جماعت کا روپیہ بہت سا بچ جائے گا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ مطالبات قوم کی اخلاقی۔ مالی اور روحانی حالت کیلئے نہایت مفید اور بابرکت ہیں۔

اور جہاں جماعت احمدیہ نے بطیب خاطر اپنے امام کی آواز پر لبیک کہا اور اس پر عمل پیرا ہونا شروع کیا۔ وہاں دوسری قوموں نے اس تحریک کی بہت تعریف کی۔ مگر امیر غیر مبائعین جنہیں اس وقت یہ تحریک قابل اعتراض نظر آتی تھی۔ آج خود اس پر عمل کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ان اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا "جو کام میں کرتا ہوں۔ اس پر یہ لوگ پہلے اعتراض کرتے ہیں۔ مگر پانچ دس سال کے بعد انہی کاموں کی نقل شروع کر دیتے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ میں مولوی محمد علی صاحب سے یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ ابھی زیادہ دن نہیں گزریں گے۔ کہ وہ خود اس قسم کے کام کرنے پر مجبور ہوں گے۔ یہ ایام خواہ ان کی زندگی میں آئیں۔ یا ان کی اولادوں کی زندگی میں بہر حال زیادہ عرصہ نہیں گزریگا۔ کہ وہ خود اس قسم کے کام کریں گے۔ جس قسم کے کاموں پر وہ آج ہم پر اعتراض کر رہے ہیں۔ وہ بیشک میرا یہ خطبہ اپنے اخبار میں چھاپ دیں۔ تا آئندہ نسلوں کے لئے سند رہے۔ کہ میں نے یہ دعویٰ کیا ہے۔ کہ ایک دن ان کی انجمن یہی کام کرنے پر مجبور ہوگی۔ اگر یہ بات درست ثابت ہوئی تو ان کی نافہمی ان کی نسلوں پر ثابت ہوگی۔ اور اگر درست نہ نکلی۔ تو میرا جھوٹ ثابت ہوگا" (خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل ۲۰ر فروری ۳۶ء)

اللہ اللہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ کی شوکت اور صداقت کا ملاحظہ فرمائیں۔ کہ ابھی ایک سال بھی نہیں گزرتا کہ وہ معترض جو بغض و حسد کی وجہ سے تحریک جدید پر اعتراض کر رہے تھے۔ خود اس کی نقل کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور وہی مطالبات پیش کر رہے ہیں جنہیں کل اعتراض کرتے وقت اشاعت اسلام میں روک اور کا باعث قرار دیا جارہا تھا۔ اور جنہیں دیال باغ جیسی سکیموں کے نام سے نامزد کیا جاتا تھا۔

سادہ زندگی

چنانچہ تحریک جدید کا پہلا مطالبہ یہ تھا کہ سادہ زندگی اختیار کی جائے۔ اس کے عین مطابق مولوی محمد علی صاحب اپنے خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۷ر جنوری ۳۸ء میں فرماتے ہیں زندگی کو سادہ بناؤ۔ اور اس طرح روپیہ بچا کر خدا کے راستے پر خرچ کرو۔

سادہ طعام اور سادہ لباس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک اور مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ ایک ہی کھانا کھایا جائے اور سادہ لباس اختیار کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا "ہر احمدی یہ اقرار کرے کہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کریگا" اور یہ کہ جنکے پاس کافی کپڑے ہوں۔ وہ ان کے خراب ہونے تک اور کپڑے نہ بنوائیں اور جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہوں وہ نصف یا تین چوتھائی یا ⅝ پر آجائیں مثلاً اگر دس جوڑے بنواتے ہیں۔ تو آٹھ یا چھ یا پانچ پر گذارہ کریں"۔ ایسا ہی قیمت کے لحاظ سے بھی کفایت کا مطالبہ حضور نے کیا۔

آج مولوی محمد علی صاحب بھی خطبہ جمعہ کے ذریعہ اس کا اعلان کرتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں "تیسری بات جو سکھلائی گئی ہے وہ کھانے اور لباس میں سادگی ہے ۔ ۔ ۔ غذا سادہ کھاؤ۔ جو صحت کیلئے مفید ہو۔ زبان کے چسکے کی خاطر کھانوں میں محبت نہ کرو۔ اور لباس بھی سادہ پہنو جو تمہارے جسم کو آرام دے

اپنے ہاتھ سے کام کرنا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مطالبہ ۱۶ میں فرمایا تھا "جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں میں نے دیکھا ہے۔ اکثر لوگ اپنے ہاتھ سے کام کرنا ذلت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ ذلت نہیں بلکہ عزت ہے"۔ اور بیکاری کے متعلق مطالبہ ۱۷ میں فرمایا تھا "جو لوگ بیکار ہیں۔ وہ بیکار نہ رہیں۔ اگر وہ اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاتے تو چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی انہیں مل سکے وہ کر لیں اخبار اور کتابیں بیچنے لگ جائیں"

آج مولوی محمد علی صاحب بھی اعلان کرتے ہیں "لوگ یہاں امداد اور روزگار کی تلاش میں آتے ہیں۔ اور آکر کہتے ہیں۔ ہم بھوکے مر گئے۔ ہماری امداد کرو۔ اور ہمیں کچھ دو۔ حالانکہ وہ کئی کام کر سکتے ہیں۔ ٹوکری اٹھا سکتے ہیں مزدوری کر سکتے ہیں۔ لیکن نہیں کرتے اور بھوکے مرتے ہیں۔ دوسروں سے بھیک مانگتے ہیں۔ ایسے بہت سے لوگ اپنے آپ کو احمدی بھی ظاہر کرتے ہیں۔

لیکن ہیں ان کی احمدیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کام کرو کسی کام کو حقیر نہ سمجھو۔ تمام مرد کام کریں تمام عورتیں کام کریں۔ . . . ان قوموں کی طرف دیکھو جن کے بچے بوٹ پالش کر کے اور اخبار بیچ کر اپنے اخراجاتِ تعلیم پورے کرتے ہیں۔"

سینما اور تماشے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ "میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں۔ کہ تین سال تک کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"۔

مولوی محمد علی صاحب اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔ "آج کل مغربی تہذیب کا یہ حال ہے۔ کہ راتیں طرح طرح کے فسق و فجور میں بسر ہوتی ہیں۔ یہ سینما اور تھیٹر اور اس قسم کی دوسری چیزیں جن کا آج کل لوگوں کو اس قدر شوق ہے۔ ان میں بھی ایک جھلک رندانہ زندگی کی پائی جاتی ہے"۔

وقف زندگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مطالبہ ۱۶ میں فرماتے ہیں۔ "ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں جو تین سال کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں اس وقت تک سوا سو کے قریب نوجوان اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں۔ . . . . یہ نوجوان توکل کر کے نکل کھڑے ہوں جو اتنی بھی فکر نہ کریں۔ کہ کل کی روزی انہیں کہاں سے ملے گی۔ وہ خدا پر بھروسہ کر کے چلے جائیں اور تبلیغ کرتے پھریں پھر جہاں سے خدا کھلائے کھالیں جہاں سے پلائے پی لیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے اس کے متعلق خدمت دین کے لئے "پانچ گریجوایٹ نوجوان کی ضرورت" کے ضمن میں اعلان کیا۔ میں بالآخر اپیل کرتا ہوں کہ اگر کچھ آسودہ حال نوجوان نکلیں۔ تو بہت اچھی بات ہے۔ کہ وہ اپنے گذارہ کا آپ انتظام کر سکیں وہ نہیں تو دوسرے ہی انہیں کھانے کو مل جائیگا

اللہ تعالیٰ نے انہیں بھوکا نہیں مارنا"۔
(پیغام صلح ۱۱ فروری ۳۷ء)

احباب ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح امیر غیر مبائعین مولوی محمد علی صاحب نے تحریک جدید کے متعلق ابتداء میں اعتراضات کئے۔ اور اسے دیال باغ جیسی سکیموں سے مشابہہ قرار دیا۔ مگر آج خود ان تمام اعتراضات کو بالائے طاق رکھ کر تحریک جدید کی نقل میں مصروف ہیں۔ اس کے بعد احباب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے ان الفاظ پر پھر غور فرمائیں۔ جو حضور نے ایک سال قبل فرمائے تھے۔ کہ "میں مولوی محمد علی صاحب سے یہ کہدینا چاہتا ہوں۔ کہ ابھی زیادہ دن نہیں گذریں گے۔ کہ وہ خود اس قسم کے کام کرنے پر مجبور ہونگے۔ یہ ایام خواہ ان کی زندگی میں آئیں یا ان کی اولادوں کی زندگی میں بہر حال زیادہ عرصہ نہیں گذرے گا۔ کہ وہ خود اس قسم کے کام کرینگے جس قسم کے کاموں پر وہ آج ہم پر اعتراض کر رہے ہیں"۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جشن طلائی

انجمن حمایت اسلام لاہور ۱۵ر-۱۶ر ۱۷ر و ۱۸ر اپریل ۱۹۳۸ء کو ایسٹر کی تعطیلات میں اپنا جشن طلائی منعقد کر رہی ہے۔ اور کوشش کر رہی ہے۔ کہ یہ جشن ہر اعتبار سے کامیاب ہو۔ انجمن کی طرف سے تمام زعمائے ملت و مقررین اور شعراء کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس جشن میں شریک ہو کر نہ صرف اس کی رونق کو دوبالا کریں۔ بلکہ جوبلی کو کامیاب بنانے میں کارپردازان انجمن کا ہاتھ بٹائیں۔ اور جس موضوع یا عنوان پر وہ تقریر فرمانا چاہیں یا مضمون یا نظم لکھنا چاہیں۔ اس سے مجھے مطلع فرمائیں۔ تاکہ پروگرام مرتب کرتے وقت انہیں مناسب وقت دیا جا سکے۔

میر رحمت اللہ ہمایون سکرٹری جوبلی کمیٹی انجمن حمایت اسلام لاہور

چندہ تحریک جدید سال چہارم میں قابل تعریف اضافے

ذیل میں ان احباب کے پُر اخلاص خطوط کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ دیا جا رہا ہے جنہوں نے تیسرے سال کے برابر یا اس سے بھی بڑھ کر وعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کیا ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس مالی جہاد میں مزید قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ وہ اپنے وعدوں میں اب بھی اضافہ فرمالیں۔

(۱) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آکسفورڈ یونیورسٹی۔ نئی تحریک پر خاکسار ایک سو ساٹھ روپیہ حضور کے پیش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ یہ وعدہ تیسرے سال سے علاوہ اضافہ کے ساتھ ہے

(۲) قریشی عبد المجید صاحب سب انسپکٹر پولیس ضلع ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں۔ میں اپنی بدقسمتی سے اب تک تحریک جدید میں کوئی حصہ نہیں لے سکا۔ اس کا مجھے سخت رنج و قلق ہے۔ میں حضور سے استدعا کرتا ہوں کہ مجھے سال اول سے سال سوم تک بھی شامل ہونے کی اجازت بخشیں۔ میں سال اول سے سال سوم تک پانچ پانچ روپیہ فی سال اور سال چہارم کے لئے چھ روپے بعد اجازت داخل کروں گا۔ اور چھ روپے اپنی اہلیہ کی طرف سے سال چہارم کے لئے۔ اس طرح ۲۷/- پیش کروں گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی منظوری عطا فرما دی ہے۔

(۳) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد مرید کے میں تحریک جدید کے پہلے سہ سالہ دور میں ہر سال پانچ روپیہ اضافہ کرتا رہا ہوں۔ چوتھے سال کے لئے بھی قبل تحریک میں نے پختہ ارادہ کیا ہوا تھا کہ علیحدہ ان شاء اللہ تعالیٰ ادا کروں گا۔ روپیہ کے فکر میں تھا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ماتحت حضور نے اعلان فرمایا۔ کہ سال اول کے برابر بھی دے کر شمولیت ہو سکتی ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی ارشاد تھا کہ جس قدر چاہے۔ کوئی اضافہ کر لے۔ حضور کا یہ ارشاد میرے لئے موجب مسرت ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے ماتحت نہ صرف وعدہ ہی ۲۵ کا پیش کیا۔ بلکہ رقم بھی ساتھ ہی ادا کر دی۔ اور میں نے اس وقت یہ بھی ارادہ کر لیا۔ کہ میری ایک رقم جو قابل وصول ہے۔ اگر سالم وصول ہو گئی تو آٹھ روپیہ شکرانہ ادا کرونگا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے وہ رقم وصول ہو گئی۔ اس لئے شکرانہ کی رقم حسب وعدہ بجائے آٹھ روپے کے دس روپیہ تحریک جدید میں اس کے ساتھ پیش کر رہا ہوں۔

(۴) عبد العزیز صاحب ٹھیکیدار دیال جموں۔ میں تحریک جدید کے پہلے سہ سالہ دور میں حصہ نہیں لے سکا۔ دل چاہتا ہے کہ اس میں بھی حصہ لوں۔ اس لئے سال اول۔ دوم۔ سوم کے ۱۵ بھی بذریعہ منی آرڈر پیش حضور ہیں۔ چوتھے سال کے ۱۵ کا وعدہ منظور فرمائیں۔

(۵) جناب بابو قمر الدین صاحب بنوں۔ عاجز پر بوجہ سخت مالی مشکلات کے بقایا آ رہا ہے۔ اس وجہ سے تحریک جدید کے سال چہارم میں ۵۰/- کا وعدہ لکھوا دیا جو سال اول سے بھی ۵ کم ہے۔ کمی کی وجہ

رسالہ مفت دستکاری جاری کرا لیجئے

دستکاری پڑھکر ہر شخص امیر ہو جاتا ہے ۲۵ سال سے اب تک دستکاری ہزاروں غریبوں کو امیر بنا چکا ہے اسکا چندہ پانچ روپیہ ہے۔ مگر اسکی سلور جوبلی کی خوشی میں ایکہزار آدمیوں کے نام سال بھر کیلئے مفت جاری کیا جائیگا اور اس کے ساتھ ہی پانچ روپے قیمت کی کتاب بھی مفت پیش کیجائیگی لیکن یہ رعایت صرف ان لوگوں کیلئے ہے جو دستکاری کا سالنامہ خریدینگے سالنامہ کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے اسکی خوبصورت جلد اور قریباً پانسو صفحات ہونگے اور اسمیں روپیہ کمانیکے ہزاروں نسخے درج ہونگے اسلئے آج ہی بذریعہ منی آرڈر ایک روپیہ اسکی قیمت اور پانچ آنے محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر بھیجکر سالنامہ کتاب المحفقات اور رسالہ بھر کیلئے دستکاری حاصل کیجئے وی پی نہیں ہوگا۔ پتہ :- رسالہ دستکاری دہلی

بقایا چندہ ادا کر نا تھی۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ ۱۴ر جنوری ۱۹۳۸ء پڑھ کر دل میں ندامت اور شرمندگی پیدا ہوئی اور طبیعت نے گوارا نہیں کیا۔ کہ میں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں پیچھے رہوں۔ اس لئے سال چہارم میں ۵۰ کا اضافہ اپنی طرف سے اور دس روپیہ اہلیہ کی طرف سے کرتا ہوں۔

(۶) منشی میاں خان صاحب سیداگول ضلع گجرات حضور کا خطبہ پڑھتے ہی دل میں جوش پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کر کے دس اپنی طرف سے اور پانچ روپیہ اہلیہ کی طرف سے وعدہ حضور کی منظوری کے لئے پیش ہے۔

(۷) ڈپٹی محمد فقیر اللہ خان صاحب میرٹھ چھاؤنی۔ تیسرے سال سے ۱۰/۵ روپیہ اضافہ کے ساتھ ۱۰/۵ ۱ کا وعدہ ہے۔

(۸) محمد بشیر احمد صاحب میرٹھ چھاؤنی تیسرے سال سے ۱۰/۱۰ روپیہ اضافہ کے ساتھ ۱۰/۵۰ روپیہ کا وعدہ ہے۔

(۹) ڈاکٹر غلام حیدر صاحب لاہور نے اپنے سابقہ وعدہ پچاس روپیہ میں پچاس روپیہ کا اضافہ کر کے کل وعدہ ایک سو روپیہ فرمایا ہے۔

(۱۰) غلام محی الدین صاحب سب انسپکٹر اجنالہ۔ حضور کی دعاؤں سے بفضل خدا مشکلات کے بادل پھٹ رہے ہیں۔ لہٰذا سال چہارم میں ایک سو روپے کا وعدہ پیش حضور ہے۔

(۱۱) ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر گجرات۔ تیسرے سال کی رقم بجائے ۲۵ عـ کے ۲۶ عـ ادا کی تھی۔ اب چوتھے سال کے لئے پچاس روپیہ وعدہ فرمایا ہے

(۱۲) صلاح الدین صاحب طالب علم کپورتھلہ آپ نے پہلے ۱۰ عـ کا وعدہ کر کے دو روپے ادا بھی کر دیئے تھے۔ کہ لکھتے ہیں۔ آج وعدوں کی آخری تاریخ ہے۔ میرا دل وعدہ میں اضافہ کے لئے مجبور کر رہا ہے۔ انشاء اللہ میں بجائے آٹھ روپیہ ادا کرنے کے پندرہ روپیہ امسال رواں میں جس قدر جلد ہو سکا۔ ادا کروں گا۔

(۱۳) چوہدری حیات محمد صاحب ایس۔ ڈی او۔ برار تحریک جدید سال چہارم ہوتے ہی آپ نے تیسرے سال کے برابر ۱۰/۲۰۱ کا وعدہ حضور کے پیش کیا۔ اور اب خطبہ جمعہ ۱۴ر جنوری پڑھ کر اپنے ہر ایک لڑکے لڑکی۔ اور اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ۱۰/۵۰ کا اضافہ کر کے اسے ۱۰/۱۷۰ کر دیا جو تیسرے سال سے قریباً ڈیوڑھا ہے۔

(۱۴) مولوی عبدالرحیم خان صاحب بھاری نے سال سوم کا ایک صد روپیہ کا وعدہ شروع میں ادا فرمایا۔ اب چوتھے سال میں بھی ایک سو روپیہ کا وعدہ معہ اپنے گھر والوں کے پیش کیا۔

(۱۵) صوبیدار عمر حیات صاحب بنوں۔ تیسرے سال کے ایک سو دس کے برابر چوتھے سال کا وعدہ ہے۔

(۱۶) ایک معزز عہدیدار جن کی ملازمت پر دشمن بار بار حملہ آور ہو کر حالات تشویشناک بنا رہا ہے۔ انہوں نے تیسرے سال میں ۲۵ عـ اضافہ کر کے پہلے دو سو کا وعدہ حضور کے پیش کیا۔ اور اب پچاس کا مزید اضافہ اپنے والدین اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے پیش کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں احباب سے بھی ان کے لئے دعا کی درخواست ہے

(۱۷) خواجہ صدیق احمد صاحب حیدرآباد سندھ۔ گو میرے وسائل آمد بہت محدود ہیں۔ مگر دل نے کہا۔ کہ اس سے پہلے بھی مولا نے اپنے فضل سے توفیق دی تھی۔ اب بھی وہی غیب سے سامان پیدا کریگا۔ پس اس کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے تیسرے سال کی ادا کردہ رقم تیس کی بجائے ایک سو کا وعدہ اپنی طرف سے اور بیس روپیہ کا وعدہ اپنی اہلیہ کی طرف سے پیش کرتا ہوں ہوں۔ یہ رقم انشاء اللہ مارچ ۱۹۳۸ء میں ادا کرنے کا ارادہ ہے۔

(۱۸) چوہدری غلام مرتضےٰ چک ۱۴۵/۱۰-آر جہانیہ ضلع ملتان۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے صاحب موصوف سال دوم۔ سوم۔ چہارم سے متواتر اپنے خاندان کے ہر ایک چھوٹے بڑے بچوں اور مرحومین کی طرف سے نام بنام ادا کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ دوسرے سال ۱۲۳ عـ اور تیسرے سال اس کا سوایا ۱۵۴ عـ وقت کے اندر بذریعہ تار بھیجکر پورے کئے گئے۔ اب چوتھے سال کے لئے ۲۱۶ عـ کا وعدہ حضور کے پیش کیا ہے۔ ان کے لڑکے چوہدری غلام احمد و چوہدری نبی احمد صاحبان بھی الگ حسب توفیق دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

خلافت ثانیہ کی صداقت کے متعلق ایک رویا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کے نظیر ہیں

یکم دسمبر ۱۹۳۷ء میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ میں لاہور میں ایک مکان کرایہ کے لئے تلاش کرتا ہوں۔ ایک مکان خالی معلوم ہوا جس کو دیکھنے کے لئے میں اور میرے ایک دوست بابا اللہ یار خان اور ایک اور جن کا نام میں بھول گیا ہوں۔ مکان کے اندر داخل ہوئے۔ مکان بہت کشادہ ہے۔ مگر میں اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ نلکا ہو تو مجھے یہ مکان پسند ہے۔ اتنے میں ایک چھوٹے سے کمرہ میں ایک نلکا مل گیا۔ اور مجھے تفہیم ہوئی۔ کہ ایک نلکا دوسرے کمرہ میں اور بھی ہے۔ اس پر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس مکان کا کرایہ کم از کم پچاس روپے ضرور ہوگا جو میری طاقت سے باہر ہے۔ وہاں سے باہر نکلے۔ تو ایک گلی میں مجھے ملک عبداللہ خان (جماعت احمدیہ میو کے ممبر) ملے ان سے میں باتیں کرنے لگا۔ باتیں کرتے کرتے مجھے ایک آدمی نظر آیا جو اونٹ یا گھوڑے پر سوار تھا۔ وہ خواب میں حکیم ہے اور احمدی ہے۔ کالی ڈاڑھی اور نوجوان مولوی ابوالعطا اللہ دتا صاحب جالندھری کی شکل سے اس کی شکل ملتی ہے گو میں کسی ایسے آدمی کو نہیں جانتا مگر خواب میں وہ میرا دوست ہے اور میں اس کو ملنے کے واسطے ملک عبداللہ خان کو یہ کہہ کر چل پڑا کہ میں ان کو مل آؤں میں گلی کی طرف پھرا تو وہ جا چکے تھے۔ ملاقات نہ ہوئی۔ اس طرف سے میں واپس لوٹا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چلے آرہے ہیں۔ میں بھاگا اور السلام علیکم عرض کر کے حضور کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر باتیں کرتا ہوا حضرت صاحب کے ساتھ ساتھ چلا۔ باتیں کرتے کرتے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور میں نے کل خواب میں حضرت صاحب کو دیکھا تھا (یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح کو) اس کی تعبیر کیا ہے۔ فرمایا ہم آپ کے ساتھ چل رہے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ حضور قادیان سے اکیلے کیسے آگئے۔ اس سوال سے میرا یہ مطلب تھا کہ حفاظت وغیرہ کے لئے کوئی اپنا آدمی ساتھ نہیں۔ فرمایا کہ میں نے موٹر والے کو کہا ہم لاہور جائیں گے پس موٹر میں بیٹھ کر آگئے۔ حضرت صاحب کے اس جواب پر میں پھر ایک سوال یہ کرنا چاہتا تھا کہ راستہ میں کیا مخالفوں نے کوئی شرارت تو نہیں کی۔ مگر بباعث ادب میں نے یہ سوال نہ کیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میں اور حضرت مسیح موعود

علیہ السلام ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر جیسے دو گہرے دوست ہوتے ہیں چل رہے ہیں۔ اسی حالت میں ہم دونوں قادیان کی طرف آ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک فارم ہے جو ٹائپ شدہ ہے۔ میں وہ فارم حضور سے لے کر پڑھنے لگا ہوں۔ ایسا معلوم ہوا کہ وہ فارم گھوڑوں کی بیماری شناخت کر کے پُر کیا جاتا ہے۔ اور اس کو جانوروں کے ڈاکٹر بیماری کی تشخیص کے بعد پُر کرتے ہیں۔ کسی احمدی نے بہت اچھا ٹائپ کیا ہے۔ اس فارم کو دیکھ کر مجھے ایسا معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب کی گھوڑی بیمار ہے اور حضور اس کی بیماری کے سلسلہ میں ہی لاہور تشریف لے گئے تھے۔ اتنے میں ہم دونوں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاکسار حضرت صاحب کے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ میں ایک گلی میں سے ہو کر نکل گیا۔ اس گلی میں کسی مکان کا دروازہ نہیں۔ آخر جہاں گلی ختم ہوتی ہے وہاں گلی کو ایک دروازہ لگا ہوا ہے۔ میں اس دروازے سے باہر نکل کر چلا گیا۔ تو آگے پولیس سٹیشن نظر آیا۔ اس وقت مجھے خیال ہوا کہ یہی وہ دروازہ ہے۔ جو احمدیوں کی گلی میں ہے۔ جس کو احمدیوں نے دروازہ لگا کر بند کر دیا تھا۔ جب میں گلی سے نکل کر چند قدم چلا اور پولیس سٹیشن کے پاس سے گزرنے لگا۔ تو ایک پولیس کا سپاہی جو وردی میں نہ تھا۔ ایک شیشے کے گلاس میں سرخ رنگ کی کوئی چیز جو شراب معلوم ہوتی تھی لے کر میری طرف بڑھا۔ اور گلاس کو میری طرف بڑھا کر کہنے لگا۔ پی لو۔ میں جھجک کر پیچھے ہٹا۔ مگر وہ اور آگے ہو گیا۔ اور پھر کہنے لگا لو پی لو۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ یہ شراب ہے۔ اور میرے ساتھ کوئی شرارت کرنے کے لئے مجھے پلا رہا ہے۔ اور میرے ساتھ لڑائی کرنا چاہتا ہے۔ میں نے پولیس کے کمرہ کی طرف دیکھا تو بہت سے پولیس کے آدمی وہاں موجود تھے۔ جن میں سے کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے۔ انہوں نے اپنی داڑھیوں پر کالے رنگ کے کپڑے باندھے ہوئے تھے۔ جس طرح سکھ لوگ اپنی داڑھی پر باندھتے ہیں جب وہ آدمی مجھے شراب دینے سے باز نہ آیا۔ تو میں نے اس کو مخاطب کر کے کہا کہ تم ایک مسلمان کو رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں جب کہ وہ روزہ سے ہے شراب پلاتے ہو۔ یہ الفاظ میں نے دو تین دفعہ دوہرائے۔ اور آگے بڑھا۔ اتنے میں ان بیٹھنے والے سپاہیوں میں سے ایک آدمی نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا۔ اور دوسرا ایک آدمی اس کے سر پر کوئی ایسی چیز گرانے لگا۔ جو خون کی طرح ہے۔ میں نے خیال کیا کہ صبح تک یہ چیز زمین پر پڑی ہوئی۔ ایسی معلوم ہوگی۔ جیسے خون ہوتا ہے اور اب یہ لوگ میرے خلاف خون کا مقدمہ چلائیں گے۔ تب میں اپنی بریت کے لئے پولیس سٹیشن کے اندر گیا۔ اور ان تمام آدمیوں سے میں نے پوچھا کہ انچارج صاحب کہاں ہیں۔ مگر مجھے کسی نے نہ بتایا۔ ایک پولیس مین جو دیکھنے میں مجھے سب سے بڑا نظر آیا اس کو میں نے وہ فارم دکھایا۔ جو میرے پاس تھا۔ کہ دیکھو یہ فارم ہے اشتہار نہیں ہے۔ دیکھو یہ فارم ہے اشتہار نہیں ہے۔ کل کو تم اس فارم کو اشتہار کر کے ظاہر کرو گے۔ اور اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی۔ جہاں میں نے عرض کیا ہے کہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکٹھے قادیان کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت میں بار بار حضرت صاحب کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا۔ کبھی وہ چہرہ مسیح موعود کا ہوتا تھا۔ اور کبھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا

اس خواب سے پہلے بھی گو میں یقین رکھتا تھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ حُسن اور احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر ہیں مگر اس خواب سے میرے ایمان میں بہت ترقی ہوئی۔ میں تمام لوگوں تک اس خواب کو پہنچا کر بتانا چاہتا ہوں۔ کہ حضور دراصل حسن اور احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کے نظیر ہیں اور آپ کی مخالفت حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت ہے۔ خاکسار۔ حمید احمد کیمپ کنگانی ایبریا

پنجاب میں فصل نیشکر کا آخری تخمینہ بابت سنہ ۱۹۳۷ء

سنہ ۳۶-۱۹۳۵ء سے پہلے پانچ سال کے اندر پنجاب میں اوسطاً جس قدر رقبہ میں نیشکر کی کاشت کی گئی۔ وہ برطانوی ہند میں مجموعی رقبہ زیر کاشت نیشکر کا قریباً ۱۳٫۷ فی صدی تھا۔

رقبہ زیر کاشت نیشکر کا آخری تخمینہ ۵۰۹۰۰۰ ایکڑ ہے (جس میں ۷۰۰۰ ایکڑ رسمی تخمینہ کے طور پر شامل ہیں) اس کے مقابلہ پر گذشتہ سال کا اصل رقبہ ۵۵۴۳۰۰ ایکڑ تھا۔ موجودہ تخمینہ میں ۸ فی صدی کی کمی ہوئی۔ موجودہ رقبہ دوسرے تخمینہ سے بقدر ۳ فی صدی کم اور پانچ سالہ اور دہ سالہ اوسط سے علی الترتیب ۵ اور ۱۳ فی صدی زیادہ ہے گذشتہ سال کے رقبہ کے بالمقابل جو کمی واقع ہوئی۔ اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ تخم ریزی کے وقت ناکافی بارش ہوئی اور گڑ کا بھاؤ گر گیا تھا۔ جو اضلاع نیشکر کی کاشت کے لئے مشہور ہیں۔ ان میں بردستے اطلاع جالندھر میں ۱۰ فی صدی گورداسپور میں ۹ فی صدی اور گوجرانوالہ میں ۱۶ فی صدی اور لائل پور میں ۲۳ فی صدی کی کمی ہوئی امساکِ باراں کے باعث موسم بہ حیثیت مجموعی سازگار نہ تھا۔ فصل کو جنوب مشرقی اضلاع کے بعض حصوں میں وبائی کیڑوں اور سیالکوٹ کے بعض حصوں میں ژالہ باری کے باعث نقصان پہنچا۔ پیداوار تحت الاوسط سے اوسط درجہ تک ہے۔ گڑ کی مجموعی پیداوار تخمیناً ۳۴۳۶۰۰۰ من یا گذشتہ سال سے بقدر ۲۲ فی صدی کم ہے۔

جملہ علاقوں کے اضلاع میں فصل کی عام فراہمی ان اوقات پر ہوئی۔ جن پر یہ عموماً ہوا کرتی ہے۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

پھلوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق اعلیٰ تعلیم

پھلوں کو محفوظ رکھنے کے متعلق ایک اعلیٰ نصاب جس کی میعاد سات ماہ ہوگی پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور میں ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء سے شروع ہوگا۔ اس نصاب میں افشردہ۔ رس۔ کارڈئیل۔ سرکہ مربہ۔ جیلی۔ مارملیڈ تیار کرنا اور پھلوں اور سبزیوں کو ڈبوں میں بند کرنا۔ اچار ڈالنا۔ پھلوں پر چینی کا شیرہ چڑھانا وغیرہ شامل ہے۔ اس کے نصاب میں صنعت کے علمی عملی اور تجارتی پہلو بھی شامل ہونگے۔

چھ طلبا داخل کئے جائیں گے۔ داخلہ کے لئے کم سے کم قابلیت کا یہ معیار ہے۔ کہ امیدوار علم زراعت میں۔ بی۔ ایس۔ سی یا سائنس میں کیمسٹری لے کر بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کر چکا ہو۔ داخلہ کے تعلق میں پنجاب کے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ لیکن اگر مناسب قابلیت کے پنجابی کافی تعداد میں درخواستیں نہیں دیں گے۔ تو غیر پنجابی امیدواروں کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔ جماعت میں جو طلبا داخل کئے جائیں گے۔ ان سب سے ۲۰ روپیہ ماہوار فیس لی جائے گی۔ اور اس کے علاوہ غیر پنجابی طلبا کو اتنی رقم دینا پڑے گی۔ جو نصاب مذکور کے مصارف قیام کے متناسب حصہ کے مساوی ہو۔

جملہ درخواستیں صاحب پرنسپل پنجاب ایگریکلچرل کالج لائل پور کی خدمت میں ۲۸ر فروری سنہ ۱۹۳۸ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

پتہ مطلوب ہے

شریف احمد صاحب امرتسری جو مدرسہ احمدیہ میں پڑھتے رہے ہیں۔ ان کا پتہ مطلوب ہے۔ وہ خود یا کسی اور دوست کو ان کا پتہ ہو۔ تو مجھے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
خاکسار۔ قمر الدین۔ مولوی فاضل

ترک حقہ نوشی

مندرجہ ذیل احباب نے مولوی محمد صالح صاحب مبلغ کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہوکر حقہ نوشی ترک دی ہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ دوسرے حقہ نوش دوستوں کو بھی اس بری عادت سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ (۱) میاں عبدالعزیز صاحب لنگروعہ چک ۳۲ ڈھڈہ جان محمد (۲) میاں عبداللہ صاحب محمود آباد اسٹیٹ (۳) میاں عبدالرحیم صاحب کوٹ احمدیاں (۴) عبداللہ صاحب کوٹ احمدیاں۔ خاکسار۔ امرالدین سیکرٹری تعلیم و تربیت سندھ پراونشل انجمن

وصیت نمبر ۴۹۶۰

منکہ شریفہ بیگم زوجہ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ قوم راجپوت کھوکھر عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ مہر مبلغ یکصد روپیہ بذمہ خاوند زیورات ۳۵/۰ روپے کل مبلغ ۱۳۵/۰ روپے ہیں اس کی ۱/۵ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میں بوقت وفات کوئی مزید جائیداد چھوڑوں تو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نوٹ:۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ اس رقم میں سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد:۔ شریفہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد حسین احمدی مبلغ خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد شریف مولوی فاضل دارالرحمت قادیان۔

ضرورت

میونسپل کمیٹی قصور رقبہ حدود کمیٹی کے اندر سروے کرانا چاہتی ہے کام ٹھیکہ پر کرایا جاوے گا۔ خواہش مند اصحاب کو اوزارات عملہ وغیرہ کا خود انتظام کرنا ہوگا۔ باقی امورات کے لئے لفٹننٹ چودھری عبداللہ خان صاحب بی اے اگزیکٹو افسر میونسپل کمیٹی قصور سے استصواب کیا جاوے۔

باجلاس خان بہادر شیخ عنایت اللہ خاں صاحب آنریری سب جج بہادر درجہ چہارم سیالکوٹ چھاؤنی

۱۱۴ ۱۹۳۷ء

163

وساکھی رام ولد ساون شاہ قوم اروڑہ سکنہ سیالکوٹ مدعی

بنام

تاجدین ولد پیراندتہ قوم جٹ سکنہ موضع دبیراسندہ کلاں تحصیل سیالکوٹ۔ مدعا علیہ۔

دعوےٰ دلاپانے مبلغ ۲۹۵/۰ روپیہ بروئے تمسک

اشتہار بنام تاجدین مدعا علیہ مذکور

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہ مذکورہ بالا کے تعمیل بذریعہ سمن ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا مدعا علیہ کے نام اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کرکے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ بتقرر ۳-۳-۳۸ کو حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً نہ کرے گا۔ تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲ فروری ۱۹۳۸ء کو ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اٹھرا

(دوائی اٹھرا)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

محافظ جنین

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول کے شاگردوں کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہوکر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے بخار درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ دتباہ کر دیئے۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگردان حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

شادی ہوگئی ہے ← آپ جو چیز چاہتے ہیں ← وہ یہ ہے۔

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کرکے لطف زندگی اٹھایئے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے نہایت ہی مقوی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روسار امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل وعیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ سے قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپے میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واردھا گنج ۵ فروری آج کانگرس ورکنگ کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ ان تمام سیاسی قیدیوں کو جو بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔ تاریں دے کر ان سے اپیل کی جائے۔ کہ وہ بھوک ہڑتال کو فوراً ختم کر دیں۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو مولانا ابوالکلام آزاد اور دوسرے کانگرسی لیڈروں نے گاندھی جی سے فرقہ وار مسئلہ پر گفتگو کی مولانا ابوالکلام آزاد نے گاندھی جی کے سامنے مسلمانوں کے افکار و خیالات کی وضاحت کی۔ بالآخر فیصلہ کیا گیا۔ کہ پنڈت جواہر لال نہرو مسٹر محمد علی جناح کو خط لکھ کر ان سے دریافت کریں۔ کہ مسلم لیگ کے کیا مطالبات ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ گاندھی جی بھی اس نوع کا ایک خط مسٹر جناح کے نام ارسال کریں گے۔

برلن ۵ فروری ہر ہٹلر نے اعلان کیا ہے۔ کہ آئندہ ملک کی مسلح افواج کی قیادت کلیتہً اس کے ہاتھ میں ہوگی خان بلوبرگ کو جو وزیر جنگ اور افواج کے کمانڈر انچیف تھے۔ ان عہدوں سے سبکدوش کر دیا گیا ہے ریشتاغ کا اجلاس ۲۰ فروری کو بلایا گیا ہے۔ ہر فان ابن ٹراپ کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ بیرن خان نیورتھ کو ایک نئی خفیہ کیبنٹ کونسل کا صدر مقرر کیا گیا۔ یہ کونسل ہر ہٹلر کو تمام سیاسی معاملات کے متعلق مشورہ دیا کرے گی۔

لنڈن ۴ فروری بارسلونا سے دور کچھ فاصلے پر ایک برطانی جہاز "ایسرا" پر تارپیڈو سے حملہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں جہاز غرق ہو گیا۔ جہاز کے مکین بارسلونا کے ساحل پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے حملہ دو باغی طیاروں نے کیا۔

بارسلونا ۵ فروری بارسلونا سے دور ایک اور برطانی جہاز پر بمباری کی گئی معلوم ہوا ہے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

واردھا ۵ فروری یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر سبھاش چندر بوس کی صدارتی تقریر جو وہ کانگرس کے اجلاس میں کریں گے۔ اس میں نئے سال کے لئے کانگرس کا پروگرام پیش کیا جائے گا۔ یہ پروگرام حسب ذیل امور پر مشتمل ہوگا۔ (۱) فیڈریشن کی مخالفت (۲) بین الاقوامی صورت حالات (۳) فرقہ وار مفاہمت (۴) سیاسی قیدیوں کی رہائی

ہری پور ۴ فروری۔ ڈاکٹر خانصاحب نے ہری پور میں ایک مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ حکومت سرحد نے انعام خوروں اور ذیلداروں کو یکم فروری سے علیحدہ کر دیا ہے۔

بغداد ۵ فروری رائیٹر کی اطلاع ہے۔ کہ ہز ہائی نس سر آغا خان صاحب کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا۔

نئی دہلی ۵ فروری مرکزی اسمبلی کے رکن پروفیسر رنگا کو جو انشورنش اور بینک کے کارکنوں کی کانفرنس کی صدارت کے لئے لاہور آنے والے تھے حکومت پنجاب کی طرف سے ریلوے سٹیشن پر ایک نوٹس دیا گیا۔ کہ وہ اجازت کے بغیر پنجاب میں داخل نہ ہوں۔

ٹوکیو ۵ فروری۔ گورنمنٹ جاپان کی طرف سے پارلیمنٹ میں اس امر کا اعلان کیا گیا کہ چین کی جنگ میں جاپان کے قریباً ۲۰ ہزار سپاہی کام آئے

امرتسر ۵ فروری۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۱۰ آنے سے ۳ روپے ۳ آنے تک کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۳ آنے سے ۷ روپے تک کپاس ۵ روپے ۲ آنے روئی ۱۱ روپے ۶ آنے سونا ۳۵ روپے ۴ آنے اور چاندی ۵۰ روپے ۱۲ آنے ہے۔

سنگاپور ۵ فروری۔ سنگاپور میں ۲ کروڑ پونڈ کے مصارف اور چودہ سال کی مساعی کے بعد ایک بہت مضبوط بحری اور ہوائی مستقر تعمیر کیا گیا ہے اس ماہ اس کا افتتاح عمل میں لایا جائے گا۔ مقامی حکام سنگاپور کی دفاعی طاقت کے متعلق رازداری سے کام لے رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ دنیا میں سب سے زیادہ مضبوط بحری مستقر ہے۔

ہانگ کانگ ۵ فروری کینٹن میں تشویشناک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اور وہاں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ لوگوں نے کوانٹنگ کی صوبائی حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے بغاوت کی کوشش کی تھی بندوقوں سے مسلح سپاہی کینٹن کے بازاروں میں گشت لگا رہے ہیں۔

واردھا ۵ فروری فیڈریشن کے متعلق کانگرس ورکنگ کمیٹی نے جو ریزولیوشن پاس کیا ہے اس میں لکھا ہے۔ کہ کانگرس نے جدید آئین کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اعلان کر رکھا ہے۔ کہ ہندوستانی اسی آئین کو قبول کر سکتے ہیں۔ جس کی بنیادیں مکمل آزادی پر قائم ہوں۔ جدید آئین کو رد کرنے کی اس پالیسی کے مطابق کانگرس نے جنگ آزادی کے لئے عوام کو تیار کرنے کی خاطر صوبجات میں کانگرسی وزارتیں قائم کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ لیکن جہاں تک مجوزہ فیڈرل سکیم کا تعلق ہے کانگرس اس قسم کی رعایت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ کانگرس مجوزہ فیڈریشن کو ہندوستان کے لئے مضر اور برطانی استعمار کے پنجہ کو مضبوط کرنے کا ذریعہ سمجھتی ہے۔ کانگرس فیڈریشن کے خیال کی مخالف نہیں۔ لیکن حقیقی فیڈریشن تبھی قائم ہو سکتی ہے۔ جب کہ اس کے تمام اجزاء کو شہری آزادی حاصل ہو۔ اور ان کی نمائندگی جمہوری طریقہ انتخاب پر کی جائے جو ہندوستانی ریاستیں فیڈریشن میں شامل ہوں۔ ان کو صوبائی حکومتوں کا درجہ حاصل ہو۔ اور فیڈریشن میں شمولیت سے پہلے وہاں ریاست کے عامۃ الناس کی منتخب کردہ اسمبلیاں قائم کی جائیں۔ لیکن مجوزہ فیڈرل سکیم تفرق و تشتت کی روح کی مؤید ہے۔ اور ریاستوں کو اندرونی اور بیرونی کشمکش میں مبتلا کرنے والی ہے اس لئے کانگرس مجوزہ فیڈرل سکیم کی مذمت کو دوہراتی ہوئی کانگرس کمیٹیوں پبلک اور صوبجاتی حکومتوں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ اس کے نفاذ کو ناممکن العمل بنائیں اور اگر حکومت برطانیہ اس کے نفاذ کی کوشش کرے۔ تو اس صورت میں صوبجاتی حکومتوں اور وزارتوں کا فرض ہے کہ وہ گورنمنٹ سے تعاون کرنے سے انکار کر دیں۔ اگر اس طرح غیر معمولی حالات پیدا ہو جائیں۔ تو ورکنگ کمیٹی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کو اس سلسلہ میں ضروری کارروائی کرنے کا اختیار دیتی ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ حکومت برطانیہ نے بحیرہ روم سے قزاقی کے انسداد کے سلسلہ میں نگرانی کی جو تجاویز مرتب کی ہیں اٹلی نے ان کے مطابق اپنی نگرانی کو اور زیادہ سخت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یاد رہے بحیرہ روم میں حال ہی میں دو برطانی جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانی بحری جہازوں کو جو نگرانی کے سلسلہ میں بحیرہ روم میں متعین ہیں۔ ہدایات ارسال کی گئی ہیں۔ کہ وہ ہر اس آبدوز کشتی پر جو منظور شدہ بحری راستہ کے قریب دیکھنے میں آئے حملہ کر کے تباہ کر دیں۔

شیلانگ (آسام) گذشتہ شب سر محمد سعد اللہ کی وزارت مستعفی ہو گئی تھی آج انہوں نے ایک نئی وزارت مرتب کی۔ ارکان کی تعداد ۹ تک بڑھا دی گئی ہے کابینہ کے ارکان حسب ذیل ہیں۔ سر محمد سعد اللہ (وزیر اعظم) مولوی منور علی۔ مسٹر عبد المتین چوہدری۔ سرکر آشا نے کمار داس۔ شریمتی روہینی کمار چوہدری۔ اور جے۔ جے۔ ایم نکولس رائے۔

حبیب الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی